معارِجُ الدِّین

سائنس کی کائنات، سائنس مذہب کی روشنی میں۔
معمائے حیات اور حیات بعد الممات کی بصیرت افروز
تحقیق و تشریح اور تمام مشہور مذاہب یعنی مصریوں
ہندوؤں، یونانیوں، زرتشتیوں، یہودیوں، عیسائیوں
اور مسلمانوں کے افکار و عقائد کا تاریخی جائزہ۔

سامنے یہ دل ہلا دینے والی آیت پڑھی جائے

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ (سورۃ الزمر)

اور صور پھونکا جائیگا تو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے، مگر جن کو اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو یکایک وہ دیکھتے کھڑے ہونگے اور زمین اپنے مالک کے نور سے چمک اُٹھے گی اور اعمالنامہ سامنے رکھا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور انصاف کے ساتھ انکا فیصلہ ہوگا اور انپر ظلم نہ ہوگا۔

تو کس ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ مَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً (میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آئیگی) کیا اس وجہ سے کہ سائنس کے جدید مصطلحات کے عوض مذہب کی قدیم لغات کا استعمال ہوا ہے اس لئے یقین نہیں آتا۔ لیکن کچھ سمجھے بھی کہ یہ خطا کس کی ہے ؎

چو لبشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

Marfat.com

(۵)

فاما من طغیٰ واثر الحیوٰۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ
واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھویٰ فان
الجنۃ ھی الماویٰ۔ (سورۃ والنازعات)

ترجمہ:۔ لیکن جس نے سرکشی کی اور دنیاوی زندگی کو اختیار کیا
پس بیشک دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے لیکن جو ڈرا اپنے رب کے
حضور کھڑے ہونے سے اور اپنے نفس کو خواہشوں سے روکا
پس بیشک جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

بہشت و دوزخ

کسی کا قول ہے کہ انسان کا دل گھڑی کے پنڈولم (لنگر) کی
طرح ہر وقت تبسم اور آہ کے مابین حرکت کیا کرتا ہے۔ کچھ شک
نہیں کہ انسان کے تمام تعلقات کا ملخص رنج یا راحت کا احساس
ہے اور یہی دو ایسے جذبات ہیں جو ہر انگیختہ کرنے والے واقعات
اور خارجی تعلقات کے منقطع ہو جانے کے بعد بھی سائے کی طرح
ساتھ رہتے ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا
ہے کہ جسم کے تمام اجزا فنا ہو جاتے ہیں اور بالکل ایک نیا جسم پہلے

جسم کے مشابہ پیدا ہوتا رہتا ہے لیکن اجزائے جسم کے ساتھ کاش ان گذشتہ جذبات کا احساس بھی بدل جاتا۔ مگر نہیں خارجی تعلقات منقطع ہو جائیں اور وہ جسم بھی جس کا اس وقت ان جذبات سے بلاواسطہ تعلق تھا فنا ہو جائے۔ لیکن قلب انسانی کی دنیا میں برق تبسم کی چمک اور دود آہ کی سیاہی مٹائے نہیں مٹتی۔ جب قلب انسانی کی فطرت ہی ایسی واقع ہوئی ہے تو بہشت تبسم اور دوزخ آہ کا نمونہ خود ہم میں موجود ہے اور ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک طرف

وان جھنم لمحیطۃ بالکافرین[1]	اور بیشک دوزخ لے کافروں کو ہر طرف سے گھیرا ہے۔

کا روح فرسا عالم اور دوسری جانب

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔	سنتا ہے بیشک وہ خدا کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہے نہ غم۔

---

[1] امام غزالیؒ اپنی تفسیر جواہر القرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ خدا نے یہ نہیں کہا کہ دوزخ آئندہ محیط ہو جائے گی بلکہ ابھی اسی وقت محیط ہے اسی طرح لمحیطۃ بالکافرین کی تفسیر کی ہے ای ان الجحیم فی باطنکم (یعنی دوزخ خود اندر موجود ہے ۱۲

Marfat.com

کا دلکش منظر روزن قلب سے صاف نظر آرہا ہے لیکن اگر تم کو بیداری میں نظر نہیں آتا تو خواب کے عجائبات پر غور کرو۔ علم النفس کے ماہرین نے کہا ہے کہ خواب میں انسان معمولی باتوں کو عجیب و غریب شکلوں میں دیکھتا ہے مثلاً اس کا بستر نم ہو گیا تو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ میں دریا میں تیر رہا ہوں کبھی تنفس کے مدّ و جزر سے یہ سمجھتا ہے کہ میں ہوا میں اڑ رہا ہوں۔ کبھی اس کے کان کے قریب ایک گھنٹی بجی تو دیکھتا ہے کہ لڑائی کا میدان گرم ہے اور توپیں چل رہی ہیں۔ ان عجائبات کے علاوہ زیادہ تر ایسا ہوتا ہے کہ قوت متخیلہ اندرونی جذبات کو دلفریب شکلوں یا ہولناک تصویروں میں پیش کرتی ہے اور سونے والا باغ و بہار شجر و ابہار مار و کژدم اور موذی جانوروں کو دیکھ کر رنج و راحت کا احساس کرتا ہے حالانکہ پاس والوں کو اس کی اس کیفیت کی مطلق خبر نہیں۔ غرضکہ خواب کیا ہے؟ ایک طلسمات کا عالم ہے اب اسی پر واقعات مابعد الموت کے رنج یا راحت کا قیاس کر لو۔ اور پھر خیال کو وسعت دیکر اس بیداری کے عالم کا تصوّر کرو جو خواب مرگ کے بعد پیش ہونے والا ہے اس وقت رنج و راحت کا عالم یعنی بہشت اور دوزخ اپنے اصلی رنگ میں نظر آئیں گے۔

Marfat.com

فکشفنا عنک غطاءک ۔۔۔ اور ہم نے تجھ سے تیرا پردہ اٹھا دیا۔
فبصرک الیوم حدید ۔ (سورہ ق) پس آج تیری نظر تیز ہے (آنکھیں کھل گئیں)

انتباہ

اس فریب میں نہ آنا کہ بہشت اور دوزخ کی تصویر چونکہ محسوسات کے رنگ میں کھینچی گئی ہے اس لئے محض خیالی ہے۔ انسان فطرتاً صرف انھیں چیزوں کو سمجھ سکتا ہے یا انھیں کا خیال اس کے دل میں آسکتا ہے جو اس نے بذریعۂ حواس محسوس کی ہیں۔ لیکن چونکہ قانون ارتقا کے مطابق کوئی چیز یکایک نہیں پیدا ہوتی اس لئے ممکن نہیں کہ "نشاۃ الاخریٰ" کے نعیم و راحت کی تصویر کھینچنے میں موجودہ محسوسات کا رنگ نہ آئے ؎

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو میں کام
بنتا نہیں ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

(غالب)

اس مطلب کی توضیح علامہ ابن تیمیہ نے خوب کی ہے، فرماتے ہیں:-

Marfat.com

ان اللہ سبحانہ وتعالی
اخبرنا جما وعدنا بہ
فی الدار الاخرۃ من النعیم
والعذاب واخبرنا بما یوکل
ویشرب وینکح ویفرش
وغیر ذلک فلولا معرفتنا
بما یشبہ ذلک فی الدنیا
لم نفہم ما وعدنا بہ
ونحن نعلم مع ذلک ان
تلک الحقائق لیست مثل
ھذا حتی قال ابن عباس
لیس فی الدنیا مما فی الجنۃ
الا الاسماء
(رسالہ فی شرح حدیث النزول)

خدا نے آخرت میں جس راحت و
عذاب کا ہم سے وعدہ کیا ہے اس
کی خبر اور — ان چیزوں کی خبر
دی ہے جو کھائی پی، صحبت کی
اوڑھائی جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ
سو اجن چیزوں کا وعدہ ہمیں ہے
اگر دنیا میں بھی انھیں سے
ملتی جلتی ہوئی چیزوں کا ہم کو علم
نہ ہوتا تو ہم ان وعدوں کو سمجھ ہی نہ
سکتے باایں ہمہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ
واقعات ایسے ہی نہیں ہیں (جیسے
دنیا میں نظر آتے ہیں حتی کہ حضرت
ابن عباس کا قول ہے کہ بہشت میں
جو چیزیں ہیں انمیں سے دنیا میں کوئی
چیز بھی نہیں ہے اگر ہے تو صرف نام ہے۔
اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان کے سمجھنے کے واسطے بہشت
و دوزخ کا بیان جب تک کہ اسی کے محاورہ اور بول چال میں

نہ ہو مہمل ہے البتہ یہ امر ملحوظ رہے گا کہ وہ بیان اس کی فطرت کے مطابق سچا اور موثر ہے یا نہیں۔ تم اوپر پڑھ آئے ہو کہ رنج و راحت یعنی بہشت اور دوزخ کی تصویر ہر مذہب نے کھینچی ہے اور اس مذہب نے بھی جو "خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت" کا مصداق ہے یعنی دین عیسوی، حضرت عیسیٰ نے جو کچھ معاد کے متعلق بیان فرمایا تھا وہ تورات کے عقائد تھے لیکن فرض کرو کہ آپ نے بالکل نئی باتیں بتائیں۔ لیکن وہ ہیں کیا؟ بس یہی نا کہ "۱۲ تخت بچھائے جائیں گے اور انگور کی شراب پینے کو ملے گی۔ اور بدکار جہنم کی آگ میں جلیں گے" آخر محسوسات کے پھندے میں پھنسے یا نہیں اور کیونکر نہ پھنستے انسانی محاورہ کے سوا اور کہہ کیا سکتے تھے۔ مگر ہم کو اس سے بحث نہیں روحانیت کے مدعی عیسائیوں نے جب خدا کا بیٹا اور بی بی تک یقین کر لیا تو انگور کی شراب اور مکاشفات یوحنا کی طلسمی داستان کا کیا مضائقہ ہے۔

افسوس تعصب نے پردہ ڈال دیا ہے اور نافہموں نے خلق خدا کو خدا کا کلام سننے سے بہکا دیا ہے۔ بہشت اور دوزخ کا بیان جس فصیح و بلیغ پیرائے میں قرآن مجید میں مذکور

Marfat.com

ہے وہ تمام انسانوں کے واسطے خواہ وہ گیلی لی کے ماہی گیر ہوں خواہ عرب کے چرواہے۔ خواہ ہند اور یونان کے حکماء ہوں خواہ یورپ اور ایشیا کے فرمانروا یکساں ترغیب اور ترہیب کا باعث ہے۔ اگر دوزخ کے آلام کی تفصیل محسوس تشبیہوں میں بیان ہوئی ہے تو حقیقت کو بھی کسی بلیغ پیرائے میں ادا کیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ۔

آگ اللہ کی بھڑکائی ہوئی ہے۔ جو دلوں پر پہونچ جاتی ہے۔

اسی طرح بہشت کی نعمتوں کی تصویر اگر محسوسات لذات کے پیرائے میں کھینچی ہے تو کس فصیح و بلیغ پیرائے میں حقیقت سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سورۂ سجدہ)

کوئی نفس نہیں جانتا کہ آنکھیں ٹھنڈی کرنیوالی نعمتوں سے کیا اسکے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے جو انکے (نیک) کاموں کا بدلہ ہے۔

یہی مطلب ہے اس حدیث شریف کا جو بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ کی سند سے روایت کی ہے۔

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ اعدت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب لبشر۔	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا۔

ختم شد

Marfat.com

مکتبۂ افکار کی
خوب اور خوبصورت کتابیں

تاریخ صحف سماوی	(تاریخ تحقیق)	پروفیسر نواب علی	۵/۰۰
معارج الدین	(اسلام اور سائنس)	پروفیسر نواب علی	۴/۷۵
ایک اُلن سمندر کے کنارے	(ناول)	کرشن چندر	۶/۰۰
سڑک واپس جاتی ہے	(ناول)	〃	۶/۷۵
ایک عورت ہزار دیوانے	(〃)	〃	۵/۰۰
آسمان روشن ہے	(〃)	〃	۴/۰۰
اک بوند لہو کی	(نیا ناول)	جوگندر پال	۴/۲۵
ایک خوشبو اڑی اڑی سی	(افسانے)	کرشن چندر	۵/۲۵
کالا سورج	(〃)	〃	۴/۵۰
مجاز ایک آہنگ	(فن و شخصیت)	سہیل لکھنوی	۱۰/۰۰
تہذیب و تحریر	(تنقید)	مجتبیٰ حسین	۵/۰۰
ادب و آگہی	نئے مضامین		۷/۰۰
نبض دوراں	مجموعۂ کلام	پروفیسر نثار حالک	۶/۰۰
غزل معلیٰ	〃	سید آل رضا	۵/۰۰

آپ اچھی کتابیں پڑھتے ہیں۔ ہم اچھی کتابیں شائع کرتے ہیں

مکتبۂ افکار رالبن روڈ۔ کراچی

۲۵۵

Marfat.com

جوش نمبر

افکار کا مثالی اور عدیم النظیر کارنامہ جس نے صرف زندہ دوستی
کی عظیم الشان روایت قائم کی، بلکہ پاکستان کی ادبی عظمت بھی
بڑھائی۔ اس نمبر پر پاکستان رائٹرز گلڈ نے ایک ہزار روپے انعام دیا۔
اور کراچی یونیورسٹی نے ایم اے کے نصاب میں شامل کر لیا۔

دنیا کی کسی زبان میں کسی زندہ ادیب پر اتنا
عظیم و ضخیم نمبر آج تک شائع نہیں ہوا!

جوش نمبر

(دوسرا ایڈیشن۔ مجلد۔ اضافے کے ساتھ)

"میرے نزدیک افکار کا یہ نمبر میرے باب میں ایک ایسی تاریخی دستاویز ہے۔ جو آئندہ نسلوں کی ہمہ وجوہ رہنمائی کر سکے گی۔ اور اس سلسلے میں صہبا صاحب کا یہ اقدام اولین ادبیاتِ اردو کی تاریخ میں تا قیامت دائم و قائم رہے گا" ——— جوش ملیح آبادی

صفحات ۶۴۲، آرٹ پیپر پر ۲۸ صفحات کی تصاویر۔

نیا سرورق قیمت ۱۲ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

قیمتی ایڈیشن۔ سفید چکنا کاغذ مجلد مع ضمیمہ ۲۱ روپے، علاوہ محصول ڈاک

مکتبۂ افکار۔ رابسن روڈ۔ کراچی

۲۵۶

معارج الدین

سائنس کی کائنات، سائنس مذہب کی روشنی میں۔
معمائے حیات اور حیات بعد الممات کی بصیرت افروز
تحقیق و تشریح اور تمام مشہور مذاہب یعنی مصریوں
ہندوؤں، یونانیوں، زرتشتیوں، یہودیوں، عیسائیوں
اور مسلمانوں کے افکار و عقائد کا تاریخی جائزہ

Marfat.com